روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 21 دسمبر 2011ء 25 محرم 1433 ہجری 21 فتح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 286

محبت الٰہی اور بخشش کی دعا

حضرت مسیح موعودنے اپنے ایک وفا شعار رفیق منشی رستم علی صاحب کے ایک دلی دوست کی وفات کے جانکاہ صدمہ پر تعزیتی خط میں یہ دعا پڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعا پڑھیں۔

یا احب من کل محبوب اغفرلی ذنوبی وادخلنی فی عبادك المخلصین

(مکتوبات احمدیہ جلد دوم صفحہ 539)

ترجمہ: اے ہر پیارے سے زیادہ پیاری ہستی مجھے میرے گناہ بخش دے اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں داخل کرلے۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہو سکیں گے۔ دعا میں بڑی قوتیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستہ میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا کہ تم آگے مت بڑھو ورنہ میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سرو سامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعاؤں کے ہتھیار سے تمہارے مقابلہ میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہ کہہ کر وہ واپس چلا گیا۔

غرض دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار بذریعہ الہامات کے یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ سے ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے۔ (۔) ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار ہی نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 36)

حضور انور کا اختتامی خطاب
جلسہ سالانہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مورخہ 28 دسمبر 2011ء کو اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ اس خطاب کیلئے ایم ٹی اے پر لائیو نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق 2:30 سہ پہر ہوگا۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت MTA پاکستان)

55 سال تک خدمات دین بجالانے والے واقف زندگی اور ناظر اشاعت

مکرم ومحترم سید عبدالحی صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جاچکی ہے کہ 55 سال تک خدمت دین بجالانے والے دیرینہ خادم، مربی سلسلہ اور ناظر اشاعت صدرانجمن احمدیہ پاکستان مکرم ومحترم سید عبدالحی صاحب مورخہ 18 دسمبر 2011ء کو ساڑھے آٹھ بجے رات طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 80 سال انتقال فرماگئے۔ 19 دسمبر کو آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد نماز عصر مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 12 میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے موقع پر اہل ربوہ کے علاوہ دیگر شہروں سے بھی احباب نے شرکت کی۔

محترم سید عبدالحی صاحب کشمیر کے ایک معزز اور مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ محترم سید عبدالمنان صاحب کے ہاں مورخہ 12 جنوری 1932ء کو مقبوضہ کشمیر کے ایک خوبصورت گاؤں کوریل میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کا شوق اور مرکز سے محبت آپ کو کشمیر کی حسین وادیوں سے دور دراز کی بستی قادیان کھینچ لائی۔ جہاں آپ نے اپنی تعلیم کے خوب جوہر دکھائے اور یہ ثابت کر دیا کہ یہ خاموش طبع اور سنجیدہ نوجوان اپنے اندر بہت قابلیت اور جوہر رکھتا ہے۔ گو آپ نے اپریل 1945ء میں ہی زندگی وقف کرنے کا ارادہ کرلیا تھا لیکن عہد وقف زندگی کا فارم 11 نومبر 1950ء کو پُر کیا۔ آپ نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ دوران تعلیم جامعہ آپ نے میٹرک کا امتحان دیا اور 713 نمبر حاصل کرکے یونیورسٹی بھر میں چھٹی پوزیشن حاصل کی۔ جامعہ احمدیہ میں بھی آپ تقریباً ہر سال پہلی یا دوسری پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ جامعہ کی آخری کلاس میں 670/1000 نمبر حاصل کرکے اول رہے۔

اسی طرح مولوی فاضل کے امتحان میں صوبہ بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ آپ نے دینی و دنیاوی دونوں اطراف اپنی کامیابی کے جھنڈے گاڑے۔

آپ کی بطور مربی سلسلہ ابتدائی تقرری 27 فروری 1956ء کو ہوئی۔ بعدہٗ مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دیتے رہے اور خلیفۃ المسیح کی منظوری کے ساتھ مورخہ 29 جون 1982ء کو آپ کا تقرر بطور ناظر اشاعت ہوا۔ اس شعبہ میں آپ نے تادم آخر تندہی سے ایسی خدمات سرانجام دیں جو تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے اپنی زندگی میں وفاداری، محنت اور محبت کے ساتھ جماعت احمدیہ کی خدمت کی ہے۔ خلافت سے اٹوٹ محبت اور اطاعت میں بہت آگے تھے۔ خلافت کے دربار سے آپ کے ذمہ جو کام بھی تفویض ہوتا، جب تک اس کی تکمیل نہ ہو جاتی چین سے نہ بیٹھتے تھے، رات گئے تک بیٹھے کام میں مگن رہتے۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے علمی نکات سے مزین درس القرآن میں حوالہ جات کی تخریج کے ذریعہ معاونت کا شرف حاصل کیا۔ روزانہ رات تین تین بجے تک اپنی ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے یہ کام انجام دیا۔ جب تک جملہ امور

باقی صفحہ 8

رپورٹ: مکرم ظہیر احمد کھوکھر صاحب مربی جنوبی افریقہ

جماعت احمدیہ جنوبی افریقہ کا 47 واں جلسہ سالانہ

خدا کے فضل اور احسان سے جماعت احمدیہ ساؤتھ افریقہ کو اپنا 47 واں جلسہ سالانہ 26 و 27 مارچ 2011ء کو کیپ ٹاؤن میں جماعت کے مرکز میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ گزشتہ تین سال سے جلسہ سالانہ کا انعقاد کالج آف کیپ ٹاؤن کے وسیع ہال میں کیا جاتا ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ نومبائعین اور زیر دعوت افراد کو شامل کیا جا سکے۔ ہمسایہ ممالک لیسوتھو اور سوازی لینڈ سے بھی مربیان سلسلہ جلسہ میں شامل ہوئے۔

خدا کے فضل سے ساؤتھ افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں جماعت کا قیام حضرت مسیح موعود کو ہونے والے اس الہام کی ایک روشن تصویر ہے کہ ''مَیں تیری (-) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ دنیا کے نقشہ پر کیپ ٹاؤن کا شہر افریقہ کا انتہائی جنوبی کنارہ ہے۔ اور اس لحاظ سے آباد زمین کا کنارہ بھی ہے۔

پہلا روز

26 مارچ بروز ہفتہ جلسہ کے پہلے روز کا آغاز جماعتی روایات کے مطابق باجماعت نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم داؤد صادق آرتھر صاحب مربی سلسلہ لیسوتھو نے پڑھائی۔ اجلاس اوّل دوپہر اڑھائی بجے منعقد ہوا جس میں Rondebosch علاقہ کے کونسلر اور ڈپٹی کونسلر خاتون تشریف لائیں (یہ خاتون اب علاقہ کی کونسلر منتخب ہو چکی ہیں)۔ Rondebosch میں ہمارا احمدیہ مرکز بھی واقع ہے۔

پہلے اجلاس کی صدارت خاکسار نے کی۔ تلاوت اور اس کے ترجمہ کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب نے غیر از جماعت مہمانوں کی جلسہ میں شمولیت پر اُن کا شکریہ ادا کیا۔ افتتاحی تقریر میں حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ دوسری تقریر ''قبولیت دعا'' کے حوالہ سے مکرم نذیر ھارگے صاحب نے کی جبکہ تیسری تقریر ''دین حق اور قربانی کا فلسفہ'' کے موضوع پر مکرم عباس سلیمان صاحب مربی سلسلہ سوازی لینڈ نے کی۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا جو مکرم عباس سلیمان صاحب نے پڑھائی۔ صبح ساڑھے دس بجے اجلاس کا آغاز تلاوت اور اُس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت نیشنل سیکرٹری صاحب مال نے کی۔ پہلی تقریر ڈاکٹر عرفان ھارگے نے ''حضرت مسیح موعود کے دعاوی'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر نظام خلافت کے بارہ میں مکرم زید ابراہیم صاحب نے کی۔ پھر مکرم سیکرٹری صاحب امور خارجہ نے Langa علاقہ کے ایک کونسلر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر زیر دعوت اور نومبائعین کے لئے تھی جس کا موضوع تھا ''اسلام اور بانی اسلام اور تعلیمات کا تعارف''۔ اسی دوران میئر بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لے آئے۔ اُن کی تقریر سے قبل اُن سے درخواست کی گئی کہ اُن چند بچوں کو ایوارڈز سے نوازیں جنہیں اپنے سکول میں نمایاں کارکردگی کی بنیاد پر انعامات دیئے جا چکے ہیں۔ بعد ازاں میئر موصوف نے اپنے خطاب میں جلسہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے جماعت کی سرگرمیوں کا بخوبی علم ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے بعض ترقیاتی کاموں کا ذکر کیا اور خاص طور پر بار بار دعا کی درخواست بھی کی۔ میئر موصوف نے کھانا بھی شاملین جلسہ کے ساتھ کھایا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم ایان ایلم صاحب نے اسلام میں جانی قربانی کے عظیم مرتبہ پر کی۔ دوسری تقریر مکرم داؤد صادق آرتھر صاحب مربی سلسلہ لیسوتھو نے ''دین حق کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات'' کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے اختتامی تقریر میں حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں حقیقی نجات کی راہوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر 2011ء)

دجال کے ساتھی

اصفہان کے 70 ہزار یہودی دجال کے ساتھ ہوں گے۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب بقیۃ احادیث الدجال حدیث نمبر 5237)

بہت سی قومیں دجال کی ساتھی ہوں گی اور کہیں گی کہ ہاں ہم ضرور اس کا ساتھ دیں گے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر ہے مگر ہم اس کی خوراک کھاتے ہیں۔

(کتاب الفتن جلد 2 ص 547 نعیم بن حماد مکتبۃ التوحید قاہرہ 1412ھ طبع اولیٰ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

23 دسمبر 2011ء

6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:25 am	تلاوت قرآن کریم
6:30 am	ان سائیٹ
6:45 am	گفتگو
7:20 am	لقاء مع العرب
8:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:45 am	غزوات النبی ﷺ
11:05 am	جلسہ سالانہ یوکے
12:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
12:25 pm	گفتگو
1:05 pm	گلشن وقف نو
2:15 pm	سرائیکی سروس
3:05 pm	راہ ھدیٰ
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
5:00 pm	سیرت صحابیات ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:10 pm	درس حدیث
7:20 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	ریئل ٹاک
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء

24 دسمبر 2011ء

12:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
1:55 am	یسرنا القرآن
2:10 am	فقہی مسائل
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء
4:00 am	ان سائیٹ
4:20 am	راہ ھدیٰ
6:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:20 am	تلاوت قرآن کریم
6:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
7:00 am	لقاء مع العرب
8:05 am	فقہی مسائل
8:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء
9:50 am	سیرت صحابیات ﷺ
10:25 am	راہ ھدیٰ
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:30 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:00 pm	الترتیل
1:35 pm	جلسہ سالانہ یوکے
3:00 pm	سٹوری ٹائم۔بچوں کے لئے پروگرام
3:20 pm	سوال و جواب
4:10 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء
5:20 pm	انڈونیشین سروس
6:25 pm	تلاوت قرآن کریم
6:40 pm	سٹوری ٹائم۔بچوں کے لئے پروگرام
6:55 pm	الترتیل
7:25 pm	انتخاب سخن LIVE
8:30 pm	بنگلہ سروس
9:30 pm	گلشن وقف نو
10:50 pm	راہ ھدیٰ LIVE

25 دسمبر 2011ء

12:30 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12:45 am	گلشن وقف نو
2:10 am	فیتھ میٹرز
3:10 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
3:55 am	انتخاب سخن
4:55 am	راہ ھدیٰ
6:25 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء
7:50 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
8:10 am	لقاء مع العرب
9:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء
10:15 am	سٹوری ٹائم۔بچوں کے لئے پروگرام
11:00 am	فیتھ میٹرز
12:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
12:25 pm	یسرنا القرآن
12:50 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	فیتھ میٹرز
3:05 pm	جلسہ سالانہ جرمنی
4:05 pm	انڈونیشین سروس
5:05 pm	سپینش سروس
6:10 pm	تلاوت قرآن کریم
6:50 pm	سٹوری ٹائم۔بچوں کے لئے پروگرام
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 دسمبر 2011ء
9:20 pm	گلشن وقف نو
10:30 pm	فیتھ میٹرز
11:35 pm	الترتیل

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب

میرے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب

قسط اول

میرے پیارے والد محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد خان صاحب مؤرخہ 4/اگست 2011 بمطابق 3 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک 1432 ہجری بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ والد محترم جالپ راجپوت قوم کے ایک فرد تھے جو تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کے قریباً 35 دیہات میں آباد ہے۔ آپ 1922ء کو اپنے آبائی گاؤں ادووال میں پیدا ہوئے۔

قومی وخاندانی پس منظر:

حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری جالپ راجپوت قوم کی معروف شخصیت گزرے ہیں۔ گیارھویں صدی ہجری میں سرزمین پنجاب میں توحید ورسالت کی اشاعت اور ابلاغ دین حق میں سلسلہ قادریہ کی ایک شاخ خاندان نوشاہیہ سے منسلک ایک جماعت نے عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ اس جماعت کے راہنما حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش تھے۔ آپ کو ابتدائے عمر سے ہی عبادت الٰہی میں خاص ذوق وحظ نصیب ہوا تھا۔ اسی ذوق وشوق میں بغرض چلہ کشی آپ نے اپنے آبائی گاؤں موضع پنن وال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کو خیر باد کہہ کر دریائے چناب کے کنارہ کو منتخب کیا جہاں آپ عبادت اور ذکر الٰہی میں شب و روز مشغول رہے چلہ کشی کا عرصہ ختم کرنے کے بعد اسی علاقہ میں رشد و ہدایت کا فریضہ سرانجام دینے لگے۔ آپ قریباً 105 سال کی عمر میں بمطابق 8 ربیع الاول 1064ھ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ قریب ہی ایک گاؤں رنمل نامی میں آپ کا مزار ہے جہاں آپ کا عظیم الشان مقبرہ تعمیر کیا گیا۔

رنمل شریف چند ہزار نفوس کی آبادی پر مشتمل ایک گاؤں ہے جو گجرات پھالیہ روڈ پر گجرات سے جانب غرب اور پھالیہ سے جانب شرق واقع ہے۔ سرگودھا گجرات روڈ پر واقع پولیس سٹیشن پاہڑیانوالی سے یہ گاؤں قریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔

دور افتادہ ہونے کی وجہ سے اس گاؤں کو کوئی اہمیت حاصل نہ تھی۔ لیکن حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری کے مزار کی وجہ سے یہ گاؤں ہزارہا عقیدت مندان محمد نوشہ کا مرجع ہے۔ ہر سال یہاں دور دراز سے آپ کے عقیدت مند ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوتے ہیں اور ایک بڑے میلے کا سماں ہوتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق حضرت حافظ روشن علی صاحب کی قوم جالپ راجپوت تھی۔ آپ خاندان نوشاہیہ کے ہی چشم و چراغ تھے۔ حضرت حافظ صاحب موضع رنمل میں ہی پیدا ہوئے۔ آپ کا نسب آٹھویں پشت سے حاجی محمد نوشہ گنج بخش کے اس لڑکے محمد ہاشم سے جو آپ کا روحانی طور پر قائم مقام بنا جاملتا ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کے خاندان کے لوگ ہاشمی بھی کہلاتے ہیں اور پیر جالپ کے نام سے بھی معروف ہیں۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب نے 1899ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کی ایک عالم باعمل داعی الی اللہ کے طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شاندار خدمات کی توفیق پاکر 23 جون 1929ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

خلافت ثانیہ میں خاکسار کے والد محترم راجہ محمد مرزا خان صاحب کو پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں آباد اپنے اس وسیع زمیندار خاندان میں سے پہلے احمدی ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے والد محترم راجہ حاکم خان صاحب ولد راجہ سرفراز خان صاحب احمدیت کی نعمت سے محروم رہے۔ گو ہمارے داداجان احمدی نہیں تھے تاہم انہوں نے کبھی احمدیت کی مخالفت نہ کی۔ والد محترم نے بھی اپنے غیر از جماعت والدین کے ساتھ ہمیشہ ہر طرح سے حسن سلوک روا رکھا۔

داداجان محترم راجہ حاکم خان صاحب اپنے علاقہ میں بڑے زمینداروں میں شمار ہوتے تھے۔ جب سرگودھا کے علاقہ میں انگریز گورنمنٹ نے گھوڑی پال مربع زمین کی سکیم شروع کی تو دریا پار علاقہ پنڈ دادنخان میں ہمارے آباء و اجداد کو بھی انتظامیہ اور دیگر جاننے والوں نے اس گھوڑی پال مربع زمین کی سکیم میں شامل ہونے کی پُر زور تحریک کی جس کے جواب میں ہمارے داداجان نے یہی کہا کہ ان کے پاس اپنے علاقہ میں اپنی معقول اراضی ہے لہٰذا وہ دریائے جہلم سے پار جا کر سرگودھا کے علاقہ میں مزید زمین حاصل کرنے کی خواہشمند نہیں ہیں۔

تعلیم اور ملازمت:

اس زمانہ میں یہ قانون بنایا گیا تھا کہ اگر کسی والد کے دو بیٹے ہوں تو ان میں سے ایک کو پڑھنے کے لیے لازماً سکول داخل کروانا ہوتا تھا۔ ہمارے داداجان نے اپنے چھوٹے بیٹے ہمارے چچا مکرم راجہ رحمت خان صاحب کو سکول داخل کروایا۔ لیکن موصوف پڑھائی جاری رکھنے سے عاجز رہے چنانچہ ان کی جگہ ہمارے والد محترم کو سکول داخل کروانا پڑا۔ والد محترم بتاتے تھے کہ لیٹ داخلہ کی وجہ سے آپ کی عمر اپنے ہم جماعت طلباء سے زیادہ تھی لیکن آپ نے خوب محنت کر کے ایک سال میں دو دو کلاسز پاس کیں۔ پرائمری تک تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ اپنے گاؤں کے قریبی قصبہ ہرن پور کے ہائی سکول میں داخل ہوگئے سلسلہ تعلیم جاری تھا کہ آپ نے فوج میں بھرتی ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ والد محترم بتاتے تھے کہ جب وہ فوج میں بھرتی ہونے کے لیے گاؤں سے باہر جارہے تھے تو ہمارے مزارعین نے انہیں یہ کہتے ہوئے فوج میں بھرتی کے ارادہ کو ترک کرنے کی درخواست کی کہ آپ معقول زرعی اراضی کے ہوتے ہوئے کیوں فوج میں ملازم ہونے جارہے ہیں۔ جبکہ ہم (مزارعین) آپ کی ملازمت کررہے ہیں۔

والد محترم پختہ ارادہ کر چکے تھے لہٰذا پنڈ دادنخان میں برٹش آرمی کے ریکروٹنگ سینٹر میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک آسان امتحان کے بعد آپ کو فوج کی میڈیکل کور میں بھرتی کرلیا گیا۔ اسی کور میں آپ نے بعدۂ کوالیفائیڈ ڈسپنسر کا امتحان پاس کرلیا۔ دوسری جنگ عظیم چھڑ چکی تھی۔ آپ ایام جنگ ہی میں مصر پہنچے۔ مصر سے فلسطین میں پوسٹنگ ہوئی یہاں عارضی ہسپتال قائم کیا گیا تھا۔ جس میں شام تک سے مریض آتے تھے۔

اس دوران والد محترم کو بیت المقدس دیکھنے کا موقع ملا۔ مسجد اقصیٰ میں نمازیں اور نوافل ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی آپ کی عمر اس وقت بیس سال تھی۔ آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش بیت لحم بھی دیکھی۔ مسجد اقصیٰ کی پشت پر ''دیوار گریہ'' پر یہودیوں کی اپنے منجی (مسیح موعود) کے انتظار میں گریہ وزاری بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

جنگ عظیم دوم کا زیادہ عرصہ والد محترم نے بیت المقدس میں گزارا۔ جہاں کے خوبصورت قدرتی مناظر اور وافر متنوع پھلوں سے آپ نے خوب حظ اٹھایا۔ اس جنگ کے دوران آپ کا لیبیا اور آسٹریا میں بھی قیام رہا۔ آخر میں آپ کی پوسٹنگ اٹلی میں ہوگئی۔ جنگ عظیم دوم کے خاتمہ، اٹلی کے حکمران مسولینی کی شکست اور موت تک آپ کا قیام اٹلی میں رہا۔

قبولیت احمدیت الٰہی تصرفات:

اٹلی میں والد محترم کے ساتھ ایک احمدی مکرم شبیر حسین شاہ صاحب حوالدار بھی رہنے لگے۔ ایک دن آپ نے شاہ صاحب کے پاس ایک چھوٹی سی کتاب پڑی دیکھ کر اٹھالی۔ جب اس کا ٹائٹل پیج دیکھا اس کتاب کا نام ''کشتی نوح'' اور مصنف کا نام ''مرزا غلام احمد قادیانی'' پڑھ کر آپ کو اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد آگیا کہ برادری کے ایک شخص نے آپ کی کسی معمولی غلطی پر آپ سے اظہار ناراضگی کرتے ہوئے نہایت سخت لہجہ میں ''اومرزیا قادیانیہ'' کہا تھا۔ اُس وقت آپ نے اس طعنہ پر غور کیا تو یہ سمجھا تھا کہ یہ حصہ ''اومرزیا'' پکار کر تو آپ کے نام ہی کو بگاڑا گیا ہے۔ مگر یہ ''قادیانیہ'' اس شخص نے کیا کہا ہے؟ یہ لفظ پہلی دفعہ سنا تھا۔ جب والد محترم نے ''کشتی نوح'' پر مصنف ''مرزا غلام احمد قادیانی'' پڑھا تو یہ پرانا طعنہ یاد آگیا اور اپنے دل میں کہا یہ کوئی مرزا قادیانی ہے اور سچ مچ کا ہے۔ چنانچہ آپ نے ارادہ کیا کہ وہ یہ کتاب غور سے پڑھیں گے تاکہ پتہ چلے کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کون ہے اور انہوں نے اس کتاب میں کیا لکھا ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہوسکے کہ بچپن میں اس شخص نے آپ کو کس قسم کا طعنہ دیا تھا۔

والد محترم نے مکرم شبیر حسین شاہ صاحب سے یہ کتاب پڑھنے کے لیے عاریتاً مانگ لی۔ اول تا آخر ''کشتی نوح'' کا بغور مطالعہ کیا۔ اس مطالعہ کے بعد شرح صدر ہوگیا کہ اس کتاب میں مندرج تعلیم حق ہے اور اس کا مصنف بھی کامل سچائی پر قائم ہے چنانچہ اسی روز اٹلی ہی سے بخدمت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان میں بیعت کا خط لکھا دیا۔

حضرت المصلح الموعود کا احسان عظیم:

والد محترم کی درخواست بیعت قبول ہوئی اسی مکتوب میں آپ نے حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں تحریر کیا کہ انہیں احمدیت سے متعلق مزید کتب کی تلاش ہے تا وہ دیار غیر میں ان کا مطالعہ کر کے اپنے ایمان وایقان کو مضبوط کرسکیں۔ حضرت المصلح الموعود نے اس درخواست کو بھی ازراہ حسن و احسان شرف قبولیت بخشا، قادیان سے والد محترم کے نام متعدد کتب اٹلی ارسال کروائیں۔ جن میں براہین احمدیہ ایسی ضخیم کتاب بھی تھی۔

یہ تمام کتب والد محترم کو اٹلی میں موصول ہو گئیں۔ ان دنوں میں آپ کو فوجی ملازمت کی زیادہ مصروفیت نہ تھی چنانچہ ان کتب کا خوب خوب مطالعہ کیا۔ اس سے احمدیہ علم کلام اور اختلافی مسائل سے آپ پوری طرح آگاہ ہوگئے۔

قبولیت احمدیت کے بعد ایک خواب

والد محترم بیان کرتے تھے کہ ابھی انہیں احمدیت قبول کیے چند ماہ ہی ہوئے تھے کہ خواب میں انہوں نے جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر (جو جنگ عظیم دوم میں ساری دنیا فتح کرنے نکلا تھا) کو دیکھا۔ اسے دیکھتے ہی والد محترم نے بڑے جلال سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا

Why don't you stop the war?

تم یہ جنگ روک کیوں نہیں دیتے؟

اس جنگ میں اس وقت تک لاتعداد انسان

لقمہ اجل بن چکے تھے۔ والدمحترم نے بتایا کہ اگلے روز یہ خواب حقیقت کی صورت میں ظاہر ہوا کہ جب آپ صبح اپنی ڈیوٹی پر گئے تو آپ کو بتایا گیا آج یہ جنگ ختم ہوگئی ہے۔ والدمحترم نے اس سچی خواب کوقبول احمدیت کی برکت یقین کر کے اللہ تعالیٰ کاشکرادا کیا۔

اختتام جنگ عظیم دوم کے بعدآپ اٹلی سے واپس اپنے گاؤں پہنچے۔قبل ازیں آپ بذریعہ خط ہمارے دادا جان کواپنے قبول احمدیت کی اطلاع دے چکے تھے۔ اپنے گاؤں میں دعوت الی اللہ شروع کردی لیکن کسی نے بھی دلچسپی کااظہار نہ کیا۔ خاندان کے اور برادری کے لوگ اپنی زراعت میں مشغول اورقومی تفاخر میں مبتلا تھے۔

قادیان دارالامان کی زیارت:

سیدنا حضرت المصلح الموعود سے ملاقات اور فیض یاب ہونے کا اشتیاق آپ کو قادیان کھینچ لایا۔قادیان میں والدمحترم کے ساتھ خصوصی حسن سلوک ہوا۔آپ کوبہشتی مقبرہ کے ساتھ ایک مکان میں ٹھہرایا گیا۔ وہیں پر بہترین کھانا پہنچ جاتا تھا۔ آپ نے بتایا کہ قبول احمدیت کے بعد جب پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کودیکھا توبالکل ایسالگا کہ یہ تو کوئی قرون اولیٰ کی انتہائی بزرگ ہستی ہے۔ قیام قادیان نے والدمحترم پر پوری طرح احمدیت کارنگ چڑھادیا تھا۔ جہاں آپ کوحضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دروس القرآن اور خطبات جمعہ وخطابات سے براہ راست مستفیض ہونے کا زرّیں موقع ملا وہاں رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود کوقریب سے مشاہدہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ والدمحترم حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مفتی سلسلہ کی اقتداء میں پڑھی گئی پرسوز لمبی نمازوں کاذکرکرتے تھے۔

والدمحترم بتاتے تھے کہ قیام قادیان کے دوران آپ نے حضرت مولانا شیرعلی صاحب کو بیت مبارک میں نہایت انہماک اورخشوع اور خضوع سے نماز پڑھتے متعدد بار دیکھا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اللہ تعالیٰ آپ کے سامنے موجود ہے اورآپ از حد عاجزی و انکساری سے اس کے حضور دست بستہ کھڑے مصروف مناجات ہیں۔ دیکھنے والے پراس روح پرور منظر کانہایت گہرااوردیرپااثر ہوتا تھا۔

رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونا:

قادیان ہی میں والدمحترم کا تعارف اپنے علاقہ جہلم سے متصل علاقہ چکوال کے بعض احمدی احباب سے ہوا۔ چونکہ والدمحترم اپنے گاؤں اوروسیع خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔اس بنا پر آپ نے اپنے غیراحمدی خاندان میں شادی کرنے سے انکارکردیا تھا۔حالانکہ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کی منگنی اپنے جالپ راجپوت خاندان میں ہوچکی تھی۔

قیام قادیان میں متعارف ہونے والے احباب کے ذریعہ والدمحترم کی شادی کی بات کلرکہار ضلع چکوال کے ایک نہایت مخلص احمدی خاندان میں چل نکلی قیام پاکستان سے چند ماہ قبل والدمحترم کلرکہار آئے یہاں ہمارے نانامحترم میاں سلطان بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ کلرکہار نے والد محترم کا نکاح پڑھا۔ 1925 میں کلرکہار میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کا شرف نانا جان کو حاصل ہوا تھا۔آپ کی دعوت الی اللہ کے ذریعے متعدد افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ نانا جان پہلے صدر جماعت احمدیہ کلرکہار مقرر ہوئے اور مسلسل 30 سال تک یہ خدمت بأحسن مثالی صورت میں ادا کرتے رہے۔آپ نے ہی ایک اورمخلص احمدی کے ساتھ مل کر بیت حمد کلرکہار تعمیر کروائی۔ دورہ کرنے والے تقریباً تمام مرکزی علماء، نمائندگان اورخدام سلسلہ کا قیام نانا جان ہی کے گھر میں ہوتا تھا۔ جن کی مہمان نوازی کرکے ہماری نانی جان اور نانا جان از حد خوش ہوتے تھے۔آپ احمدیت کے سچے فدائی اورخلیفہ وقت کے ہرحکم اورارشاد پراوّل وقت میں لبیک کہنے والے تھے۔ازحد باخلاق، منکسرالمزاج، جفاکش، بہادر، امام وقت اور احمدیت سے والہانہ عشق اورانتہائی عقیدت رکھنے والے صوم وصلوٰۃ کے پابند، تمام جماعتی چندہ جات میں باقاعدہ، حتی الوسع حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے فرشتہ سیرت بزرگ انسان تھے۔ ستر 70 سال تک خدمت احمدیت میں ہمہ تن مصروف عمل رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1995ء میں نوے سال کی عمر میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ ہماری نانی جان محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ جواپنے بزرگ خاوند ہی کی صفات سے متصف تھیں 96 سال کی عمرپاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں (محترم نانا جان کے تفصیلی سوانح وسیرت کا بیان مطبوعہ تاریخ احمدیت ضلع چکوال کے صفحہ 286 تا 301 میں مذکورہے)

قیام پاکستان کے چندماہ بعدخاکسار کے والد محترم کی شادی ہوگئی۔

فرقان بٹالین میں شمولیت:

1948ء میں مسئلہ کشمیر پر بھارت اور پاکستانی افواج کی جنگ جاری تھی۔اس موقع پر حکومت پاکستان کی منشاء پراحمدی رضا کاروں کی ایک بٹالین تشکیل دینے کا فیصلہ کیا گیا جوکشمیر میں پاکستانی افواج کے شانہ بشانہ خدمات سرانجام دے سکے۔اس مقصد کے لیے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی تحریک پرکثیر تعداد میں احمدی احباب نے بحیثیت رضا کار اپنے آپ کوعسکری خدمات کے لیے پیش کردیا۔ مختصر ٹریننگ کے بعد جولائی 1948ء میں اس بٹالین کومحاذ جنگ پر بھجوا دیا گیا، ایک مخلص احمدی کرنل محمد حیات قیصرانی صاحب اس بٹالین کی قیادت کررہے تھے۔اس بٹالین کوبھمبر جیسے نہایت اہم سیکٹر میں سعدآباد وادی کے محاذ پر خدمات سپرد کی گئیں۔ کرنل قیصرانی صاحب کے بعد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اس بٹالین کی قیادت کرتے رہے۔ اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی اس معرکے میں نمایاں حصہ لیا۔

اس دوران سیدنا حضرت المصلح الموعود ازراہ شفقت رضا کاروں کی ہمت بڑھانے کے لیے خود محاذ پرتشریف لائے۔ یقیناً یہ دن فرقان بٹالین کے لیے باعث اعزاز تھا۔ہمارے گھر میں آج بھی فرقان بٹالین کا وہ خوبصورت شناختی کارڈ مع ریکارڈ بک موجود ہے جووالدمحترم کو جاری کیا گیا تھا۔اسی پر والدمحترم کے مطلوبہ جملہ کوائف مذکور ہیں۔اس شناختی کارڈ پرلوائے احمدیت سب سے نمایاں ہے۔اس کے علاوہ کارڈ پر ''فرقان'' تحریر ہے۔اس کے نیچے ''عزت کی زندگی۔عزت کی موت'' نمایاں تحریر ہے۔

والدمحترم نے فرقان بٹالین میں اپنی رضا کارانہ خدمات پیش کیں۔ چونکہ آپ جنگ عظیم دوم کے دوران پہلے ہی سے برٹش آرمی سے عسکری تربیت یافتہ تھے لہٰذا آپ کوکسی مزید ٹریننگ کی ضرورت نہ تھی۔آپ کو بحیثیت پلاٹون کمانڈر فرقان بٹالین میں شامل کرلیا گیا۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانفشانی سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے اور عرصہ خدمت کی تکمیل کے بعد اسی مذکورہ ریکارڈ بک پرآپ کے افسر نے والدمحترم کے بارہ میں تحریر کیا۔

''بحیثیت پلاٹون کمانڈرکام کیا۔خوب محنت اورشوق سے کام کرتے رہے نہایت مخلص ہیں''۔

یکم جنوری 1949ء کو سیز فائر کا معاہدہ عمل میں آیا۔حکومت نے فیصلہ کیا کہ سب رضا کارمحاذ سے واپس بلا لیے جائیں۔17 جون 1950 کو فرقان بٹالین کی سبکدوشی عمل میں آئی۔

پاکستان آرمی میں شمولیت:

والدمحترم قبل ازیں دوسری جنگ عظیم کے دوران تقریباً چھ سال برٹش انڈین آرمی میں خدمات سرانجام دے چکے تھے۔ پاکستان بننے کے تقریباً ایک سال بعد گزشتہ آرمی ملازمت کے تسلسل ہی میں والدمحترم کو پاکستان آرمی میں شامل کرلیا گیا۔ اس طرح پاک آرمی میں شامل کئے جانا اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہی ممکن ہوا۔

والدمحترم نے بتایا کہ اپنی شادی کے بعد بہرحال ان پر عائلی ذمہ داری پڑ گئی تھی۔ جبکہ ہمارے آبائی خاندان کے لوگ والد صاحب کی دوسری جگہ اور خاندان میں شادی سے ناخوش تھے نیز احمدیت کی مخالفت میں بھی بعض افراد سرگرم عمل ہوگئے تھے۔ان حالات میں اشد ضرورت تھی کہ اپنے غیراز جماعت خاندان کی مدداورتعاون سے اپنی مالی ضروریات پوری کروانے کی بجائے مالی لحاظ سے خودکفیل ہوں۔ چنانچہ آپ تلاش معاش میں مصروف ہوگئے۔اپنے سسرال پر بوجھ بننا آپ کوقطعاً پسند نہ تھا اس تگ ودو میں آپ کو معلوم ہوا کہ قریب ہی آرمی کی بھرتی جاری ہے آپ وہاں پہنچ گئے۔ برٹش انڈین آرمی میں اپنے گزشتہ تجربہ اور قابلیت کی وجہ سے فوراً Select کرلئے گئے اور 1940ء سے آپ کی سروس کوشمار کرلیا گیا۔اس طرح قبول احمدیت کے بعداپنے ایمان کی حفاظت کرنے اور فرقان بٹالین میں رضا کارانہ خدمات کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کواپنے مزاج اورتجربہ کے مطابق باعزت روزگار عطا فرمادیا۔1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بأحسن اپنے فرائض منصبی ادا کیے اور پاک آرمی کی طرف سے آپ کومیڈل سے نوازا گیا۔1970ء میں آپ کی آرمی سے ریٹائرمنٹ ہوئی لیکن 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں دوبارہ آپ کو فوج میں شمولیت کیلئے بلا لیا گیا۔ 1972ء میں واپسی ہوئی۔فوج سے اپنی ریٹائرمنٹ سے قبل آپ ربوہ میں اپنا ذاتی مکان تعمیر کروا چکے تھے۔ ہماری والدہ محترمہ اور بھائی بہنوں کی مشاورت سے بجائے گاؤں رہائش رکھنے کے ربوہ شفٹ ہو گئے۔ ربوہ میں والدمحترم نے 1971ء ہی میں میڈیکل سٹور بنالیا تھا جہاں ادویات کی فروخت کے ساتھ ساتھ آپ میڈیکل پریکٹس بھی کرنے لگے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی اور برکت دی۔اس عرصہ میں آپ نے اپنی ساری اولاد تین بیٹیوں اور دو بیٹوں کی شادی کی جوسب کامیاب اورثمرآور رہیں۔

جماعتی خدمات:

دعوت الی اللہ کا شوق تو آپ کوقبول احمدیت کے ساتھ ہی عطا ہوگیا تھا۔لیکن خلافت رابعہ میں جب سالانہ عالمی بیعت کا آغاز ہوااوراپنے عزیزو اقارب کو پیغام حق پہنچانے کی بالخصوص تحریک ہوئی تو گویا والدمحترم نے اپنے آپ کواس کام کے لیے وقف کردیا تھا جوآخر دم تک سرانجام دیتے رہے۔اپنے علاقہ کے ہرطبقہ تک بالمشافہ پہنچ کر انہیں دعوت الی اللہ کرتے رہے اور متعلقہ کتب فراہم کرتے رہے۔ چونکہ والدمحترم کاتعلق اپنے علاقہ کے نہایت معززمیندار گھرانے سے تھااس لیے بھی بالعموم اہل علاقہ باوجودعقیدہ کی مخالفت کرنے کے آپ کی بات سن لیتے اورسوائے شاذ کے آپ سے گستاخانہ رویہ اختیار نہ کرتے بلکہ بعض چوٹی کے مخالفین اور مذہبی اکابرین کافی حدتک

صداقت سلسلہ احمدیہ کے قائل بھی ہو گئے۔ ان لوگوں کے بنام والد محترم خطوط اس بات پر شاہد ہیں۔

آپ آرمی کی سروس کے دوران کوہ مری میں لمبا عرصہ رہے جہاں آپ نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوہ مری کے طور پر بھی خدمت کی نیز آرمی کی ساری سروس کے دوران احمدیت کے لیے غیرت کی ننگی تلوار بنے رہے۔ آپ کے سامنے کسی کو ائمہ احمدیت یا سلسلہ احمدیہ کے خلاف زبان درازی کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

آپ نے 1990ءمیں محلّہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں نیا نسبتاً زیادہ کشادہ گھر تعمیر کروایا۔ میڈیکل سٹور اور میڈیکل پریکٹس ختم کرنے کے بعد بھی آپ نے نہایت متحرک زندگی گزاری۔ دن کا آغاز فجر کی نداء سے بہت پہلے اٹھ کر مصروف عبادت ہونا۔ تلاوت قرآن کے بعد باجماعت نماز فجر کے لیے بیت الذکر جانا۔ بعدہٗ لمبی واک کرنا ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر مکمل تیار ہو کر خلافت لائبریری جانا جہاں ایک دو گھنٹے مطالعہ کرنا اس کے بعد گول بازار سے گزرتے ہوئے گھر کے لیے ضروری شاپنگ کرنا۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء باجماعت بیت الذکر میں ادا کرنا نیز اس عرصہ میں والد محترم اپنے محلّہ میں بحیثیت سیکرٹری رشتہ ناطہ اور کچھ عرصہ سیکرٹری اصلاح وارشاد برائے دعوت الی اللہ خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

جون 2009ء والد محترم نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد بیت الذکر کے گیٹ سے باہر نکل رہے تھے کہ پختہ فرش پر گر گئے۔ جس سے کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا۔ ڈاکٹری مشورہ پر فوری آپریشن کروایا گیا جو بہت حد تک کامیاب رہا لیکن عمر رسیدہ اور ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آپ کا صاحب فراش ہونا متفرق عوارض کا باعث بن گیا۔ نہایت صبر، اطمینان اور حوصلہ کے ساتھ اپنی آخری بیماری کے ایام بسر کیے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی اس کے حضور حاضر ہونے کے لیے ہر دم تیار نظر آتے تھے۔ علاج معالجہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ خاندان کے تمام افراد نے حسب توفیق خدمت کی سعادت پائی۔ آخر پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آپ بعمر 90 سال اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

والد محترم کے اوصاف

اللہ تعالیٰ کے فضل سے والد محترم معروف اوصاف سے متصف تھے۔ پنجگانہ نماز باجماعت کی ادائیگی والد محترم کی روح کی غذا تھی جس میں کبھی ناغہ نہ ہونے دیا۔ اپنی آخری بیماری کے عرصہ اور اضطرار کے سوا آپ 87 سال کی عمر تک باقاعدگی سے رمضان المبارک کے تمام روزے رکھتے رہے۔ انفاق فی سبیل اللہ میں ہاتھ ہمیشہ کھلا رکھا۔ فجر سے بہت پہلے بیدار ہو جاتے۔ اپنے کمرہ میں تہجد خشوع وخضوع سے ادا کرتے۔ تلاوت قرآن کریم نہایت خوش الحانی سے باقاعدگی سے کرتے۔ تلاوت کے بعد ادعیۃ القرآن، ادعیۃ الرسول ﷺ بالجہر کرتے۔ تسبیح وتحمید اور درود شریف نہایت سوز و گداز سے پڑھتے تھے۔ قرآن کریم کی متعدد سورتیں حفظ تھیں۔ جنہیں اپنی آواز میں ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ ٹیپ ریکارڈ پر انہیں سنتے رہتے تھے۔ اپنی اولاد کو پنجگانہ نماز کا پابند بنانے میں آپ کے عملی نمونہ اور نگرانی کا بڑا دخل ہے۔ سروس کے دوران کئی سال والد محترم جہلم کینٹ میں رہے وہیں سے آپ کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ پورے کینٹ میں سوائے ہمارے گھر کے کوئی احمدی فرد یا گھر نہ تھا۔ بچپن ہی میں ہم دونوں بھائیوں کو والد محترم جہلم کینٹ سے چند کلومیٹر فاصلہ پر موضع کوٹلہ فقیر (جہاں کچھ احمدی گھرانے تھے اور بیت الذکر بھی تھی) لے جاتے تا کہ نماز باجماعت میں شامل ہو سکیں۔

جمعۃ المبارک کا دن تو ہمارے گھر میں فی الحقیقت عید کا دن ہوتا تھا۔ ہم تمام اہل خانہ جہلم کینٹ سے شہر کی احمدیہ بیت الذکر میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے خاص اہتمام سے جاتے تھے۔ وہاں احمدی احباب وخواتین کا مختصر اجتماع ہمارے لئے تقویت ایمان کا موجب بنتا تھا۔ جب 1970ء میں ربوہ شفٹ ہوئے تو والد محترم نے ہمیں ہدایت کی کہ ربوہ میں ننگے سر نہیں پھرنا اور پنجگانہ نماز باجماعت بہر حال محلّہ کی بیت الذکر میں ادا کرنا از حد ضروری ہے جس کی آپ نگرانی رکھتے تھے۔ ہم پر والد محترم کا یہ احسان عظیم ہے۔

والد محترم حقوق العباد کی ادائیگی میں حتی الوسع مصروف عمل رہتے۔ اپنے خاندان کے افراد کی ہر مشکل موقع پر مدد کرتے ہی تھے دیگر عوام الناس بھی آپ سے متفرق فوائد حاصل کرتے تھے۔ خاکسار کو حال ہی میں ایک سینئر مربی صاحب نے بتایا کہ ان کا گھر محلّہ کے سفید پوش لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ ہمارے والد محترم اس گھرانے کا مفت علاج معالجہ کرنے میں فرحت محسوس کرتے تھے۔ بالعموم والد محترم کا یہ دستور تھا کہ ہر مریض سے بہت کم فیس اور ادویات کی قیمت لیتے۔ بعض دیکھنے والوں کو تعجب بھی ہوتا کہ ایک مریض کا پوری توجہ سے معائنہ کیا ہے، اسے حسب ضرورت ڈرپ یا انجکشن لگایا ہے ساتھ کئی روز کی دوائی دی ہے لیکن بہت کم رقم وصول کی ہے۔ اسی طرح متعدد افراد کی باقاعدگی سے مالی مدد کرتے تھے۔ سردی کے موسم میں اپنے قیمتی کوٹ اور کمبل وغیرہ ضرورتمندوں کو خاموشی سے مہیا کر دیتے تھے۔ حتی الوسع تمام لوگوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ ربوہ کے مضافات میں آباد مختلف گاؤں کے غیر از جماعت نمبردار وہاں کے خطیب وامام والد محترم کی خدمت خلق اور اخلاق فاضلہ کے معترف تھے۔

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سے عشق:

والد محترم کے قول وفعل سے صاف عیاں تھا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے عقیدت و عشق کے بعد آپ کو سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود سے محبت وعشق ہے۔ چونکہ والد محترم ''کشتی نوح'' کے بغور مطالعہ کرنے سے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اسی اظہار تشکر میں ساری عمر حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ''روحانی خزائن'' سے بھرپور مستفیض ہوئے ایک ایک کتاب کئی کئی مرتبہ پڑھی بعض اوقات فرط جذبات میں بآواز بلند اپنے کمرہ میں حضرت اقدس کی تحریرات کو پڑھتے۔ احمدیت کی فتوحات اور اختلافی مسائل پر حضرت مسیح موعود کی تحریرات کو اپنی آواز میں ریکارڈ کیا ہوا تھا۔ خود بھی بار بار سنتے اور زیر دعوت افراد کو بھی سناتے تھے۔ اس طرح درثمین اردو کے کثیر اشعار اور درثمین فارسی کے متعدد اشعار حفظ کیے ہوئے تھے۔ جنہیں ترنم سے پڑھتے تھے اور یہی اشعار اور تحریرات اپنے دعوت الی اللہ پر مبنی خطوط میں بھی تحریر کرتے تھے۔ اس وقت خاکسار کے سامنے والد محترم کے تحریر کردہ دعوت الی اللہ پر مبنی 1996ء کے ایک خط کی نقل ہے جو آپ نے اپنے علاقہ کی ایک معروف شخصیت کو لکھا تھا۔ اس قدرِ طویل خط میں آپ نے 13 اشعار درثمین اردو اور تیرہ اشعار درثمین فارسی کے تحریر کیے ہیں۔ ہمارے گھر میں بھی سیرت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے روح پرور گفتگو روزمرہ کا معمول ہونا دراصل والد محترم کے عشق مسیح موعود ہی کا ثمرہ ہے۔

خلفاء احمدیت سے عقیدت ومحبت کا تعلق ہر مخلص احمدی کا سرمایہ حیات ہے۔ والد محترم بھی اس سرمایہ سے وافر حصہ رکھتے تھے، تمام خلفاء کرام کے ہمیشہ ممنون احسان رہتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی تقریباً تمام کتب خرید کر زیر مطالعہ رکھیں اور انہیں مستقلاً اپنے گھر کی زینت بنا لیا۔ آپ کے تعلق باللہ اور توکل علی اللہ پر مبنی واقعات گھر میں گاہے گاہے سناتے رہتے تھے۔

والد محترم بیعت کرنے کے بعد قادیان میں اور ربوہ میں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے مستفیض ہو چکے تھے۔ اس لیے حضور کے حلیہ مبارک اور آپ کے علم وفضل کا بیان اپنی اولاد کے سامنے از حد عقیدت ومحبت سے کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے والد محترم کو حسب درخواست کتب سلسلہ اٹلی بھجوانا پھر قیام قادیان کے دوران اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی، حضور ہی کی تحریک پر فرقان بٹالین میں شمولیت، 1953ء کے پُرآشوب حالات میں خلیفۃ المسیح الثانی کا والد محترم پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے اپنی نہایت اہم ڈاک دے کر کراچی بھجوانا، اس مشن کی کامیاب تکمیل پر حضور کا دعاؤں اور اظہار خوشنودی سے نوازنا ان تمام امور کا ذکر والد محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے تعلق کے حوالے سے اظہار تشکر کے طور پر کرتے تھے۔ اس ذکر پر والد محترم کی آنکھیں پُرآب ہو جاتی تھیں۔

حضرت المصلح الموعود سے والد محترم کا عشق ہی تھا جو حضور کے سفر آخرت کے موقع پر آپ کی معجزانہ حاضری کا باعث بنا۔ والد محترم بتاتے تھے کہ وہ چونکہ پورے جہلم کینٹ میں اکیلے احمدی تھے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وصال کی اطلاع نہ تھی۔ ایک غیر احمدی کرنل جو والد محترم کو ایک فدائی احمدی کے طور پر جانتے تھے۔ انہوں نے والد محترم کو بتایا کہ ریڈیو پر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی وفات کی خبر نشر ہو رہی ہے۔ ان کی نماز جنازہ کا وقت بھی بتایا جا رہا ہے۔ والد محترم نے انا للہ .... پڑھا اور اسی وقت ان کرنل صاحب سے رخصت لے کر ربوہ کے سفر پر روانہ ہو گئے اس طرح آپ نماز جنازہ اور تدفین میں شامل ہو گئے۔ والد محترم نے ''تفسیر کبیر'' کا بغور مطالعہ کیا ہوا تھا نیز حضرت المصلح الموعود کی متعدد کتب جن کا والد محترم نے مطالعہ کیا تھا وہ آج بھی گھر کی لائبریری کا حصہ ہیں۔

والد محترم کو مع اپنی اولاد 1970ء سے مستقلاً قیام ربوہ کے طفیل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پُرمعارف خطبات وخطابات براہ راست سننے کا شرف حاصل رہا۔ حضور کے نورانی چہرہ کا دیدار نصیب رہا۔ چنانچہ والد محترم بالخصوص جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنے غیر احمدی عزیز واقارب کو ربوہ مدعو کرتے ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔ مقصد ایک ہی ہوتا کہ یہ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زیارت کر لیں اور پُرتاثیر خطابات سن لیں۔ اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ یہ لوگ اگر بیعت نہیں کرتے تھے تو بڑھ چڑھ کر مخالفت بھی نہیں کرتے تھے اور معاندین ومخالفین میں خلیفۃ المسیح اور ربوہ کا مثبت رنگ میں ذکر کرتے تھے۔ خاکسار کو یاد ہے ہمارے ربوہ میں مستقلاً شفٹ ہونے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہر احمدی کو سورۃ بقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک فرمائی تھی۔ ہمارے والد محترم نے اپنے بچوں میں یہ اعلان کیا کہ جو بچہ بھی سب سے پہلے یہ سترہ آیات حفظ کرے گا اسے نقد انعام ملے گا۔ چنانچہ ہم سب بہن بھائی اس کوشش میں لگ گئے تھے۔

یہ عقیدت، محبت اور اطاعت خلافت ہی تھی کہ ہر تحریک پر اول وقت میں لبیک کہنا اپنا شعار بنا لیا

تھا۔ والدمحترم نے اپنی اولاد میں خلیفہ وقت اور ربوہ کی محبت اس حد تک بھر دی تھی کہ ریٹائرمنٹ سے کچھ عرصہ قبل والدمحترم نے اپنے گھر میں اس بات پر ووٹنگ کروائی کہ اب آئندہ رہائش کے لیے اپنے گاؤں منتقل ہونا ہے یا ربوہ منتقل ہونا ہے (ہر دو مقامات پر ہمارے اپنے گھر موجود تھے) خاکسار اپنی کم سنی کی وجہ سے اُس وقت تک ربوہ کی زیارت نہ کرسکا تھا۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ ہم سب بہن بھائیوں نے مرکز سلسلہ ربوہ منتقل ہونے کے حق میں ہاتھ کھڑے کرکے ووٹ دیا تھا۔ اصل میں خلیفۃ المسیح کا جذب ہمیں ربوہ لایا جہاں آنا اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت بہت مبارک ثابت ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شخصیت سے والدمحترم قبل از خلافت بھی بہت متاثر تھے۔ دفتر وقف جدید میں مریضوں کا مفت علاج معالجہ متاثر کن تھا۔ پھر حضور کی اختلافی مسائل پر سوالات و جوابات پر مبنی آڈیو کیسٹس والدمحترم دعوت الی اللہ کے میدان میں استعمال کرتے تھے۔ حضور انور کی لندن ہجرت کے بعد جب خطبات جمعہ آڈیو کیسٹ میں ملتے تو انہیں از حد توجہ اور عقیدت و احترام سے سنتے تھے۔ گھر میں MTA لگائے رکھتے تھے۔

اپنے غیر از جماعت عزیز و اقارب کو زیارت حضور انور اور خطابات سے مستفیض کرنے کے لیے ربوہ بلاتے، جلسہ سالانہ UK کی ساری کارروائی انہیں دکھاتے اور سنواتے تھے۔ حضور کی ہر تحریک پر اوّل وقت میں عمل کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ حضور کے ایام بیماری میں ہم نے آپ کو اکثر فکرمند، مغموم اور دعائیں کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باقی تمام خلفاء سلسلہ کی طرح از حد عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ حضور انور کی تمام تحریکات پر اوّل وقت لبیک کہتے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ اور دیگر خطابات کو نہایت توجہ سے سنتے اس وصف کا ذکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و احسان خطبہ جمعہ میں والدمحترم کے ذکر خیر اور غائبانہ نماز جنازہ پڑھانے کے موقع پر بھی فرمایا ہے۔ فرمایا:

"..................خلافت سے بڑا تعلق تھا اور ہر پروگرام کو جو خلیفہ وقت کا ہوتا تھا بڑے غور سے دیکھتے، سنتے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے تھے........"

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 ستمبر 2011)

2011 میں والدمحترم نے اپنی آخری شدید بیماری میں خاکسار کو بخوشی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات اور بحیثیت نمائندہ انصاراللہ پاکستان جلسہ سالانہ UK میں شمولیت کے لیے بھجوایا۔ اختتام ایام جلسہ UK کے بعد جب ربوہ سے والدمحترم کی تشویشناک حالت کی اطلاع ملی تو خاکسار نے حضور انور سے ملاقات کرکے والدمحترم کے لیے دعا کی درخواست کی اور فوری ربوہ واپسی کی اجازت کے لیے عرض کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت و احسان والدمحترم کو دعاؤں سے نوازا اور خاکسار کو واپس ربوہ آنے کی اجازت مرحمت فرما دی اور پھر والدمحترم کی وفات کے بعد جس طرح حضور انور نے والدمحترم کا ذکر خیر فرمایا ہے اس پر یقیناً ہماری آئندہ نسلیں بھی آپ کی زیر احسان رہیں گی۔ انشاءاللہ

دعوت الی اللہ کا شوق

والدمحترم باثمر داعی الی اللہ تھے۔ آپ کے ذریعہ متعدد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ان افراد کی اولاد میں آج واقفین زندگی، مربیان کرام، کارکنان و خدام سلسلہ موجود ہیں۔ جن سے والدمحترم نے مسلسل حسن سلوک روا رکھا۔

احمدیت کے دفاع میں ہمیشہ والدمحترم کو ننگی تلوار پایا۔ خاکسار کو یہ منظر کبھی نہیں بھولتا جب جہلم کینٹ میں خاکسار نے سکول جانا شروع کیا۔ سکول جانے والے راستے کے قریب ہی والدمحترم کا دفتر ہوتا تھا۔ آپ آرمی یونیفارم میں ملبوس بحیثیت J.C.O اپنے دفتر میں موجود ہوتے۔ خاکسار تو روزانہ کا جیب خرچ لینے کی نیت سے والدمحترم سے ملتا تھا۔ وہاں والدمحترم کے سامنے بڑی میز پر الفضل ربوہ کو رکھا ہوا دیکھتا تھا۔ ساری چھاؤنی میں اکیلے آپ ہی احمدی تھے پھر بھی بذریعہ الفضل دعوت الی اللہ میں مشغول رہتے تھے۔

کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خرید کر پڑھتے اور نہایت سلیقے سے انہیں محفوظ رکھتے تھے۔ تاریخ احمدیت کی جب اشاعت شروع ہوئی تو اس کی میسر تمام جلدیں ساتھ ساتھ خرید کرکے زیر مطالعہ رکھیں۔ والدمحترم ہر طبقہ میں دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ انتہائی باا ثر متموّل افراد اور متوسط و غربا سب آپ کے مخاطب ہوتے۔

1974ء میں پنڈ دادنخان کی احمدیہ بیت الذکر پر معاندین نے وقتی طور پر قبضہ کرلیا تھا۔ ان معاندین و مخالفین کے جلوس کی قیادت کرنے والی معروف شخصیت کو دعوت الی اللہ کے ذریعہ والدمحترم نے بالآخر اظہار حق پر قائل کرلیا تھا۔ اس شخصیت نے نہ صرف احمدیت کی مخالفت ترک کر دی بلکہ M.T.A پر خطبات خلفاء سلسلہ سننے شروع کر دیئے۔ والدمحترم کی دعوت پر ربوہ آکر ترقیات احمدیت کو مشاہدہ کیا۔ واپس جا کر اسی غیر از جماعت شخصیت نے بذریعہ خطوط والدمحترم سے رابطہ رکھا۔ یہ صاحب چونکہ شاعری بھی کرتے ہیں اپنے خطوط بنام والدمحترم میں ربوہ کے بارے میں اپنے پُرعقیدت اشعار لکھے۔

ان خطوط کے جواب میں والدمحترم نے اس معروف شخصیت کو جو خط لکھا اس کے چند جملے نمونۃً درج ذیل ہیں تا کہ والدمحترم کا انداز دعوت الی اللہ ملاحظہ ہو سکے

بخدمت نہایت ہی پیارے راجہ صاحب سدا سلامت رہیں۔

برادرِ محترم جیسا کہ میں نے اس سے قبل اظہار کیا تھا کہ میں ایک دفعہ جس مہربان سے ملتا ہوں میرا دل نہیں چاہتا کہ اسے فراموش کر دوں۔ میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے تعلقات ترقی پذیر ہوں اور ہمارے درمیان اگر کوئی غلط فہمی ہو تو وہ بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔ میں آپ کو جو چھوٹے چھوٹے کتابچے دے آیا تھا امید ہے آپ نے ضرور پڑھ لئے ہوں گے۔ پڑھنے سے اگر کوئی شکوک ہوں تو وہ نوٹ کرلیں ہم ضرور آپ کی تسلی کرا دینگے۔ تمام شکوک کا رفع کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

اب میں یہاں کے حالات لکھتا ہوں۔ ربوہ میں رمضان شریف کے دوران ایک قسم کی روحانی بہار رہی۔ حضرت صاحب ہر روز باقاعدگی سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ایک گھنٹہ کا درس قرآن پاک دیتے رہے۔ جو ساری دنیا میں سنا اور دیکھا جاتا رہا۔ اس دوران بازار بند ہوجاتے اور لوگ MTA کے سامنے بیٹھ کر درس قرآن پاک سنتے۔ حضرت صاحب ساتھ ساتھ مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیتے جاتے۔ کیا ہی یہ بہار تھی جیسا کی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے خوب فرمایا:۔

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں

اب میں حضرت بانی سلسلہ کے اشعار نبی کریم ﷺ کی شان اور اپنے عقیدہ سے متعلق لکھتا ہوں۔

چنانچہ اسی خط میں والدمحترم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلقہ متعدد اشعار بزبان اردو، فارسی اور عربی لکھے ہوئے ہیں۔ اور گزشتہ تین سال میں عالمی بیعت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی تعداد بصورت گوشوارہ لکھی ہوئی ہے۔

اس خط کے آخر میں والدمحترم لکھتے ہیں:۔

امید ہے کہ میری کم علمی کو آپ نظر انداز فرمائیں گے۔ شکریہ

اسی طرح علاقہ کے ایک مشہور و معروف اعلیٰ تعلیم یافتہ مولوی صاحب جو خطیب جامع مسجد تھے (اب وفات پا چکے ہیں) ان کے خطوط بنام والدمحترم محفوظ ہیں۔ ایک خط میں یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"مکرمی جناب راجہ صاحب

السلام علیکم۔ جناب کا گرامی نامہ صادر ہوا۔ یادآوری کا بے حد شکریہ۔ آپ کے خطوط کو میں نے غور سے پڑھا۔ جن خیالات کا آپ نے اظہار فرمایا ہے میں اس کا بے حد ممنون ہوں۔ انشاءاللہ ضرور آپ کی خدمت میں حاضری دوں گا۔ راجہ ہونے کی حیثیت سے ہٹ کر آپ بہت اچھے انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص کو زندہ سلامت رکھے۔ دوبارہ آپ کب دورہ کر رہے ہیں۔ اگر ایسا پروگرام ہو تو اطلاع کر دینا اس لئے کہ میں آپ کو کھانا نہیں کھلا سکا جس کا مجھے بے حد افسوس ہے۔ تمام گھر والوں کی خدمت میں سلام عرض کر دیں۔ دیگر احباب کی خدمت میں بھی السلام علیکم۔ خط اس پتہ پر ارسال کریں۔"

انہی تعلیم یافتہ مشہور و معروف مرحوم مولوی صاحب نے ربوہ کی زیارت کے بعد خاکسار کو تعزیتی خط ارسال کیا۔

والدمحترم کی دعوت الی اللہ ہی کے تعلق میں ایک معاند احمدیت کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کا آخر پر بیان احباب کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

ہمارے گاؤں کے ایک پیر صاحب نے والدمحترم کی احمدیت پر استقامت اور دعوت الی اللہ کو دیکھ کر شدید مخالفت شروع کر دی۔ اس نے حضرت مسیح موعود اور احمدیت کو گالیاں دینا شروع کر دیں گاؤں کا پیر ہونے کے ناطے اسے Protection بھی تھی اور بعض دیگر مخالفین کی پس پردہ آشیرباد بھی حاصل تھی۔ والدمحترم اس صورت حال سے از حد دکھی ہوئے۔ بالمقابل دعاؤں کے تیر چلانے شروع کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ جلد ہی اس پیر پر نازل ہوئی۔ وہ پیر پاگل ہوگیا۔ دیوانگی میں اس حد تک بڑھ گیا کہ اپنے اہل و عیال کو کلہاڑیوں سے مارنے کے لئے دوڑتا تھا۔ آخر اس کے خاندان ہی کے افراد نے اسے قابو کرکے ایک تاریک کمرہ میں بند کر دیا جس کے دروازہ کے سوراخ سے اس پیر کو خوردونوش کی اشیاء اندر پھینکی جاتی تھیں۔ اندر ہی وہ بول و براز کرتا تھا۔ اسی انتہائی غلیظ حالت میں اس کی موت واقعہ ہوگئی۔

اس واقعہ کو دیکھ کر اہل گاؤں سہم گئے لیکن احمدیت پر ایمان لانے سے بدستور بے نصیب رہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے والدمحترم کے دکھ کا مداوا یہ عظیم الشان قہری نشان دکھا کر کیا۔

توکل علی اللہ:

والدمحترم کو اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ سے سب وفاداروں سے بڑھ کر وفا کا سلوک فرمایا۔ ہر مشکل، تکلیف اور دکھ میں آپ کا ساتھ دیا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم ڈاکٹر منیر احمد ملک صاحب صدر جماعت احمدیہ قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ منصورہ بلال صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری احمد بلال صاحب آف راولپنڈی کو دو بیٹوں عزیزم محمد طلال احمد اور محمد فوزان احمد کے بعد مورخہ 4 دسمبر 2011ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام منیفہ بلال عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم پروفیسر نعمت اللہ گورایہ صاحب آف راولپنڈی کی پوتی اور والدہ کی طرف سے ہی حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بچی کو نیک، صالحہ، باعمر، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد اکرم شہزاد صاحب کارکن نظارت تعلیم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم بارک اللہ صاحب ولد مکرم نیاز احمد صاحب کا آنکھ کا آپریشن مدینہ ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم شرافت احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیق صاحب وصیت نمبر 66911 نے مورخہ 3 جولائی 2007ء کو DK-C1/14 گلی نمبر 1 بلال کالونی فاروق اعظم روڈ راولپنڈی سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے ہی موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دوسری والدہ، محترم مولانا محمد منور صاحب مرحوم کی اہلیہ ثانی محترمہ امتیاز بیگم صاحبہ 75 سال کی عمر میں تقریباً دو سال صاحب فراش رہ کر مورخہ 15 دسمبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ مورخہ 16 دسمبر کو مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جمعہ کے بعد بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے قبر پر دعا کروائی۔ مرحومہ نیک سیرت، خدمت دین کا ازحد شوق رکھنے والی، نڈر، بہادر اور بہت جرات مند خاتون تھیں۔ بلا امتیاز سب کی خدمت کرنے کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ مستحق لوگوں کی مالی ضروریات پوری کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں اور ان کے فیض کا دائرہ احمدی اور غیر احمدی کے فرق سے بالا تھا۔ 24 نومبر 1952ء کو مرحومہ کی میرے والد سے شادی ہوئی اور اس کے بعد سے تاوقتیکہ والد صاحب ریٹائر ہو کر میدان عمل سے واپس آگئے۔ (سوائے تین چار سال کے) باقی سارا عرصہ مرحومہ کو اپنے بزرگ واقف زندگی خاوند کے ساتھ کینیا، تنزانیہ، فلسطین اور نائجیریا میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ میری اس والدہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک بہن مکرمہ امۃ النور طاہرہ صاحبہ اہلیہ برادرم محترم عبدالرزاق بٹ صاحب واقف زندگی سابق مربی گھانا عطا فرمائی اور صرف ہم دونوں ہی حضرت اباجان کی اولاد ہیں۔ ان کو بھی اپنے خاوند کے ساتھ گھانا میں برس ہا برس خدمت کی توفیق ملی۔ خاکسار بھی واقف زندگی ہے۔ گویا اس طرح حضرت اباجان کی ساری اولاد وقف زندگی ہے۔ والدہ مرحومہ کی بیماری کے آخری سالوں میں برادرم عبدالرزاق بٹ صاحب، ان کی اہلیہ اور بیٹیوں خاص طور پر عزیزہ امۃ السلام کو ہر طرح خدمت کی توفیق ملی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ سے مغفرت و ستاری کا سلوک کرتے ہوئے اپنے پیاروں کے ساتھ جگہ عطا فرمائے۔ نیز ہم جوان کی اولاد کو ان کی نیکیوں کا وارث اور ان کے نیک کام آگے پھیلانے والے بنائے۔ آمین

مکرم ظفر احمد صاحب

کرسمس۔ چند حیرت انگیز حقائق

25 دسمبر کا دن دنیا میں کرسمس کے نام سے جانا جاتا ہے اور اسے حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن تصور کیا جاتا ہے اور مغربی دنیا میں خاص کر اہم تقریبات منعقد کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش اگست کے مہینے میں ہوئی نہ کہ 25 دسمبر کو۔

ڈیل کارنیگی نامی ایک مصنف جو کہ 24 نومبر 1888ء کو امریکہ میں پیدا ہوا اور کئی مشہور کتابوں کا مصنف ہے اس نے اپنی ایک کتاب "Five Minuites biographies" میں حضرت مسیح کے باب میں ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں دنیا میں پائے جانے والے مختلف اختلافات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے میں چند ایک پیش ہیں۔

سب سے پہلے پیورٹین کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح کرسمس کے دن پیدا نہیں ہوئے بعض مؤرخین نے ان کی تاریخ پیدائش 25 مئی ثابت کی اور بعض نے 19 اپریل جب کہ بعض کے مطابق حضرت مسیح 17 نومبر کو پیدا ہوئے جدید مؤرخین حضرت مسیح کی پیدائش کے بارے میں کچھ بھی وثوق سے نہیں کہہ سکتے۔

"بیت اللحم" جہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے وہاں بھی سال میں تین مختلف اوقات میں کرسمس منایا جاتا ہے۔ ایک گروہ 25 دسمبر کو کرسمس مناتا ہے۔ دوسرا 4 جنوری کو اور تیسرا 18 جنوری کو، ایسے سینا میں 7 اور 19 جنوری کرسمس منایا جاتا ہے۔

کرسمس کے خلاف قوانین

کئی سال قبل کرسمس منانے کو مغربی دنیا میں نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ 300 برس پہلے جب نیو انگلینڈ برطانیہ کی ایک دور افتادہ نوآبادی ہوتا تھا اور وہاں پر پیورٹین کی حکومت تھی تو وہاں کی ایک جرمن عورت جو کہ کرسمس منا رہی تھی اور اپنے صحن کے بیچ میں ایک درخت کو گاڑ کر اور سجا کر اپنے بچوں سمیت اس کے گرد ناچ رہی تھی اور ساتھ ساتھ حضرت مسیح کی پیدائش کے گیت بھی گا رہی تھی کو گاؤں کے جرگہ کے سامنے پیش کیا گیا اور اسے اس جرم میں گاؤں بدر اور مذہب سے بے دخل کر دیا گیا۔

پیورٹین کرسمس منانے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس دن چھٹی بھی نہ کرتے تھے اور اسے خدا کی ہتک گردانتے تھے۔ انہوں نے ایک قانون بھی پاس کر دیا جس کی رو سے کرسمس منانے والے کو جرمانہ اور سخت بے عزتی کا سامنا کرنا پڑتا۔ ان دنوں سارا انگلینڈ ایک سوگوار بیوہ کی مانند دکھائی دیتا تھا اور کرسمس منانے پر کڑی پابندی عائد تھی۔

بعد میں جب عیسائیت کو روم کا سرکاری مذہب قرار دیا تو اس وقت "سرطانالیہ" نامی ایک تہوار کو کرسمس میں مدغم کر کے منایا جانے لگا۔

کرسمس کے متعلق آج ان اختلافات کی کون پرواہ کرتا ہے۔ آج مغربی دنیا میں اسے خوش کن چھٹی گردانا جاتا ہے۔

(ترجمہ کتاب: مانیں نہ مانیں از جاوید شاہین فکشن ہاؤس لاہور)

فضل عمر ہسپتال کے مریضوں سے چند گزارشات

صبح 7:30 بجے پرچی بنی شروع ہوتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ صبح 9:00 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوا لیا کریں۔ تاکہ ڈاکٹر صاحب کو بروقت دکھا سکیں اور وقت پر مطلوبہ ٹیسٹ ہو سکیں۔

ڈاکٹر صاحب کو دکھانے سے قبل چیک کر لیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ جات/ ایکسرے اور ٹیسٹس وغیرہ آپ کے پاس موجود ہیں۔

تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے تاکہ آپ اپنی باری کا تعین کر سکیں۔ باری گزر جانے کی صورت میں آپ کو مشکل پیش آسکتی ہے۔

شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کیلئے 24 گھنٹے کھلا ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ مرض کی نوعیت ایمرجنسی کی نہیں ہوتی۔ اس طرح شعبہ ایمرجنسی پر غیر ضروری بوجھ پڑتا ہے اور ان کا کام بھی متاثر ہوتا ہے۔

بعض احباب اپنے بچوں کو علاج کیلئے کسی اور بچے کے ساتھ ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے ایک فرد بچہ کے ہمراہ ضرور آئے۔

اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور جونیئر ڈاکٹر کو دکھا لیں۔ اگر واقعی سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر صاحب ریفر کر دیں گے۔

مؤدبانہ التماس ہے کہ ہر ہسپتال کے آؤٹ ڈورز میں انتظار کی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ لہٰذا اپنی باری کیلئے ہسپتال کے عملہ سے تعاون فرمائیں۔ نیز کسی بھی شکایت کی صورت میں انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ صفحہ 1 : وفات مکرم سید عبدالحی صاحب

مکمل کر کے فیکس نہ کر دیتے آرام نہ کرتے۔ خطبات وغیرہ کے لئے بھی علمی معاونت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن کی اور ہومیو پیتھی کتاب کی تدوین ٹیم کے ممبر تھے، اس سلسلہ میں اپنے مفوضہ کاموں کو بہت خوش اسلوبی سے مکمل کیا۔ آپ کو تراجم قرآن منصوبے کے تحت قرآن کریم کے پنجابی، سندھی، پشتو اور سرائیکی زبانوں میں تراجم کی تکمیل واشاعت کی توفیق ملی۔ علمی لحاظ سے آپ کو جماعتی اور دیگر دینی لٹریچر پر دسترس حاصل تھی لیکن آپ میں خودنمائی بالکل نہ تھی۔ منکسر المزاج، حلیم اور دھیما لہجہ آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا یہی وجہ ہے کہ آپ ہر اہم کام کرنے سے پہلے اپنے رفقاء کار سے مشورہ بھی لیتے، کارکنان سے انتہائی شفقت سے پیش آتے، ہر اہم معاملہ پیار سے ڈیل کرتے اگر کسی سے کوئی شکایت بھی ہوتی تو حکمت اور آرام کے ساتھ سمجھاتے، انتھک محنتی ہونے کی وجہ سے علماء کی ٹیم کے باوجود خود زیادہ کام کرنے کے عادی تھے جس کی وجہ سے دوسروں کو کام کرنے کی تحریک اور حوصلہ ملتا۔ آپ عربی بورڈ پاکستان کے صدر تھے۔ آپ کی نگرانی میں حضرت مسیح موعود کی عربی کتب کے اردو میں ترجموں پر نظر ثانی کا کام مکمل ہوا اور بعض شائع ہو چکی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی کتب پر مشتمل روحانی خزائن کا سیٹ آپ کی راہنمائی میں عمدہ کتابت اور طباعت کے ساتھ 23 جلدوں میں شائع ہوا۔ اس کی اشاعت میں آپ نے اپنے رفقاء کار کے ساتھ بہت محنت اور دلجمعی سے کام کیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں روحانی خزائن سیٹ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا۔ اس سیٹ کی بہت سی خصوصیات کے علاوہ آپ نے حضور کی ہدایات کے تابع اس بات کا بھی خیال رکھا کہ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق رہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔ اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں حضرت مسیح موعود کے بعض مضامین، عربی نظم وغیرہ جو کسی وجہ سے روحانی خزائن کی جلدوں میں پہلے نہ آئے تھے وہ آپ نے شامل کئے اور ہر جلد کے آغاز میں کتب کا تعارف بھی رقم فرمایا۔

آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایات کی روشنی میں انگلستان سے شائع ہونے والے ملفوظات حضرت مسیح موعود کی 10 جلدوں کو معیاری کتابت وطباعت کے ساتھ پانچ جلدوں میں سمو دیا۔ ان جلدوں میں موجود تمام آیات قرآنی کے حوالہ جات درج کئے۔ حسب ضرورت نئے عناوین قائم کئے اور قارئین کی سہولت کے لئے ہر جلد کے آخر میں مضامین، آیات قرآنی، اسماء اور مقامات کے انڈیکس نئے سرے سے مرتب کر کے شامل کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کبیر پر مشتمل علوم ومعارف کا بیش بہا اور نایاب خزانہ کی مختلف جلدیں اور حصے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خصوصی توجہ اور ہدایات کی روشنی میں 10 جلدوں کے ایک سیٹ کی شکل میں شائع کئے اور مطالعہ اور تحقیق کرنے والے قارئین کی سہولت کے لئے ہر جلد کے آخر میں ایک مبسوط کلید مضامین نیز اسماء، جغرافیائی مقامات اور حل لغات کے مکمل انڈیکس بھی شامل اشاعت کئے۔

آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے اشاعت کے کاموں کے ساتھ ساتھ بہت سے دیگر دینی امور انجام دینے کی توفیق ملی۔ صدر انجمن احمدیہ کے تحت بنائی جانے والی کئی کمیٹیوں اور بورڈ کے ممبر تھے جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں مشاورتی پینل شعبہ تاریخ احمدیت، مجلس افتاء، خلافت لائبریری کمیٹی، منصوبہ بندی کمیٹی، آڈیو وڈیو کیسٹس محفوظ کرنے کی کمیٹی، تبرکات کمیٹی اور صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی وغیرہ۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ الفضل بورڈ کے صدر ہونے کی وجہ سے لحہ لحہ آپ کی راہنمائی اور مفید مشورے ادارہ کو ملتے رہے جن کی وجہ سے روزنامہ الفضل کے ٹیکنیکل معاملات آسانی سے حل ہو جاتے نیز پُر آشوب ادوار میں بھی آپ کی انتظامی صلاحیتوں کی وجہ سے بہت سے مسائل ختم ہو گئے۔ کارکنان الفضل کے لئے آپ کی شفقت ومحبت بہت زیادہ تھی اپنی بساط اور طاقت کے مطابق کارکنان کے معاملات حل کر دیا کرتے تھے۔ ہر ایک کی بات کو اہمیت دیتے ہوئے غور سے سنتے اور ہر ممکن مدد فرماتے۔ پردہ پوشی اور ستاری کے وصف کی وجہ سے ہر چھوٹا بڑا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہر مشکل بیان کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے آپ کی کمی پوری فرمائے۔ بے لوث خدمت کرنے والی اس بزرگ ہستی کے درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

☆مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب صدر محلّہ ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں

میرے پیارے بھائی مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان مختلف عوارض کی وجہ سے تقریباً عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ اس وقت فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔دسمبر	
طلوع فجر	5:35
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دار الرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
047-6211524
0336-7060580
طالب دعا: تنویر احمد

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 042-35301549-50-042-34890083
موبائل: 042-35418406-37448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FR-10

ضرورت کارکنان
شعبہ دواسازی اور کلینک کے لئے کارکنان اور ہومیو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔
رابطہ: عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمٰن کالونی ربوہ فون 047-6211399

خوشخبری
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اوون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئر کولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

تمام احمدی احباب کو جلسہ سالانہ قادیان مبارک ہو۔
الرفیع بینکویٹ ہال
فل ایئر کنڈیشنڈ۔ تمام سہولیات کے ساتھ۔ فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ
ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال
اب بکنگ کی سہولت رحمت بازار میں۔ رحمت بازار 047-6215155

VIP ٹینٹ سروس اینڈ پکوان سنٹر
رشید برادرز گولبازار ربوہ کی فخریہ پیشکش اعلیٰ اور معیاری کراکری
پہلی دفعہ ربوہ میں ٹینٹ سروس فل کارپٹ
HALL: 047-6216041 Aleem Uddin 0300-7713128
Shop:047-6211584 Rasheed Uddin 0300-4966814